

نورالدین عبد الرحمن جامی افکار و تعلیمات ایک تجزیہ

ڈاکٹر محمد ساجر

صدر شعبہ فارسی

تعارف : نورالدین عبد الرحمن جامی رحمۃ اللہ علیہ اس جہان کی اُن ہستیوں میں سے ایک ہیں جن کی زندگی علم و حکمت ، فکرو فن ، عشق و محبت اور سوز و گداز سے سرشار ہے۔ وہ ایک طرف محقق اور مفسر تو دوسری طرف بلند پایہ صوفی نظر آتے ہیں۔ توکل، صبر، تزکیہ نفس اور تصفیہ باطن ان کی ذات میں فطری عمل معلوم ہوتا ہے۔ ان کے تصوّف اور اخلاقیات کا حسین امتزاج نہ صرف اپنے زمانے کے ناظرین کو گرویدہ بناتا ہے بلکہ آنے والے اور رہتی دنیا تک ناظرین ان کی علمی وسعت اور عشق و محبت کی تعریف کرتی رہیں گئے۔

ایک طرف نورالدین عبد الرحمن جامی علم و فضل کے خورشید فروزاں ہیں تو دوسری طرف معرفت و حقیقت کے علمبردار ہیں۔ وہ ایک ہی وقت میں صرف، نحو، ترجمہ، تفسیر، حدیث، اصول حدیث، منطق، کلام، فلسفہ، معانی اور بدایع جیسے علوم و فنون پر مہارت رکھتے ہیں۔ ان تمام پہلوؤں میں سے بڑھ کر ایک پہلو جو ان کی زندگی تمام شعراء و ادباء سے ممتاز بنا دیتا ہے وہ ہے عشق رسول مقبول ﷺ اور آقا کریم سے والہانہ محبت، چنانچہ ان کا کلام جو حج کے موقع پر لکھ کر ساتھ لے جانا اور روضہ رسول ﷺ سے ان کو روک دیا جانا ایک محض افسانہ نہیں بلکہ ان کے عشق و محبت کی انتہائی منزل ہے۔

تنم فرسودہ جاں پارہ ز بچراں یا رسول اللہ ﷺ

دلہ پڑ مردہ آوارہ ز عصیاں یا رسول اللہ ﷺ

چوں سوئے من گزر آری من مسکین ز ناداری

فدای نقش نعلینت کنم جاں یا رسول اللہ ﷺ

حیات:

جامی خراسان کے قصبہ خرچرد جام میں پیدا ہوئے۔ ان کے والد نظام الدین احمد ایک جید عالم تھے جنہوں نے ابتدائی تعلیم خود اپنے فرزند کو دی۔ بعد ازاں ان کا خاندان ہرات منتقل ہو گیا، جہاں جامی نے مدرسہ نظامیہ میں صرف، نحو، منطق، فلسفہ، فقہ، حدیث، تفسیر اور دیگر علوم کی تعلیم حاصل کی۔ انہوں نے سمرقند کا بھی سفر کیا جہاں اپنی غیر معمولی ذہانت اور علمی استعداد کی بنا پر شہرت حاصل کی۔ بعد ازاں ان کی توجہ

تصوف کی طرف ہوئی اور وہ حضرت سعدالدین محمد کاشغری کے مرید ہوئے۔ مرشد کی وفات کے بعد سلسلہ نقشبندیہ کے ممتاز بزرگ اور رہنما بنے۔ انہوں نے حج بیت اللہ بھی کیا اور اپنی زندگی کا بیشتر حصہ ہرات میں تدریس، تصنیف اور اصلاح معاشرہ میں گزارا۔ 898ھ (1492ء) میں ہرات میں ان کا انتقال ہوا اور وہیں سپردِ خاک ہوئے۔

ادبی خدمات:

نورالدین عبدالرحمن جامی فارسی ادب کے ان نابغہ روزگار ادیبوں میں شمار ہوتے ہیں جنہوں نے نظم و نثر دونوں میدانوں میں گراں قدر خدمات انجام دیں۔

شاعری:

جامی کی شاعری میں عشقِ حقیقی، اخلاق، عرفان، تصوف، حمد، نعت اور انسانی اقدار نمایاں ہیں۔ ان کے اشعار میں سادگی، فصاحت، معنویت اور روحانی لطافت پائی جاتی ہے۔ ان کے تین دیوان مشہور ہیں فاتحۃ الشباب

واسطۃ العقد

خاتمۃ الحیاة

مثنوی نگاری:

جامی کی سب سے مشہور شعری تصنیف **ہفت اورنگ** ہے، جس میں سات مثنویاں شامل ہیں

۱۔ سلسلۃ الذہب

۲۔ تحفۃ الاحرار

۳۔ سبحة الابرار

۴۔ یوسف و زلیخا

۵۔ لیلیٰ و مجنوں

۶۔ خردنامہ اسکندری

۷۔ سلامان و ابسال

ان مثنویوں میں عشق، اخلاق، حکمت، تصوف اور انسانی کردار کی بہترین عکاسی کی گئی ہے۔

نثری تصانیف:

جامی نے فارسی نثر میں بھی بے مثال خدمات انجام دیں۔ ان کی اہم نثری تصانیف درج ذیل ہیں

(سعدی کی گلستان کے طرز پر) بہارستان

(اولیائے کرام کے حالات) نفحات الانس

شواہد النبوة

اشعة الممعات

لوائح

شرح کافیہ

شرح فصوص الحکم

یہ تصانیف علمی، ادبی اور صوفیانہ حلقوں میں آج بھی مستند مانی جاتی ہیں۔

اس کے علاوہ دوازدہ امام ، (فارسی۔ مثنوی)

(علوم نقلی) تفسیر

تقصیر سورة فاتحه

تقصیر سورة اخلاص

تقصیر قرآن مجید

چہل حدیث (فارسی نظم)

رسالہ منسک حج (صغیر)

رسالہ منسک حج (کبیر)

تہلیلہ: شرح لا الہ الا اللہ (شرح فارسی نثر)

تہلیلہ: شرح کلمہ توحید (شرح فارسی نثر)

صوفیانہ شاعری:

جامی نے تصوف کو عام فہم انداز میں پیش کیا۔ ان کی تحریروں میں عشقِ الہی، تزکیہٴ نفس، اخلاص، توکل،

صبر اور معرفتِ الہی جیسے موضوعات نہایت مؤثر انداز میں بیان ہوئے ہیں۔ ان کی تصانیف نے برصغیر،

ایران، افغانستان اور وسط ایشیا میں صوفیانہ فکر کو فروغ دیا۔

فارسی ادب پر اثرات:

جامی نے فردوسی، سعدی، نظامی، عطار اور مولانا روم کی ادبی روایت کو آگے بڑھایا۔ ان کے بعد آنے والے

فارسی، اردو، ترکی اور برصغیر کے متعدد شعرا نے ان کے اسلوب سے استفادہ کیا۔ ان کی شخصیت کلاسیکی

فارسی ادب کے اختتام اور ایک سنہری ادبی روایت کی تکمیل کی علامت سمجھی جاتی ہے۔

اسلوب نگارش:

جامی کے اسلوب کی نمایاں خصوصیات درج ذیل ہیں

۱۔ سادہ مگر پراثر زبان

۲۔ بلند فکری اور فلسفیانہ انداز

۳۔ تصوف اور اخلاق کا حسین امتزاج

۴۔ قرآن و حدیث سے استشہاد

۵۔ تشبیہات اور استعارات کا خوبصورت استعمال

۶۔ روانی، فصاحت اور موسیقیت

عشق رسول ﷺ اور نورالدین عبدالرحمن جامی:

نورالدین عبدالرحمن جامی فارسی ادب کے عظیم شاعر، صوفی، مفسر اور عالم تھے۔ ان کی شاعری کا بنیادی سرچشمہ **عشق الہی اور عشق رسول ﷺ** ہے۔ جامی کے نزدیک رسول اکرم ﷺ نہ صرف خاتم الانبیاء ہیں بلکہ کائنات کی تخلیق کا مقصد، انسانیت کے کامل رہنما اور اللہ تعالیٰ کی رحمتِ کاملہ ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ان کی بیشتر تصانیف، خصوصاً **ہفت اورنگ**، **بہارستان**، **شواہد النبوة** اور **نفحات الانس** میں حضور اکرم ﷺ کی ذاتِ اقدس سے والہانہ عقیدت نمایاں نظر آتی ہے۔

جامی کے نزدیک عشق رسول ﷺ

جامی کے تصوف کی بنیاد محبتِ رسول ﷺ پر قائم ہے۔ ان کے نزدیک اللہ تعالیٰ کی معرفت اور قربِ الہی کا راستہ رسول اکرم ﷺ کی کامل اطاعت اور محبت سے ہو کر گزرتا ہے۔ وہ نبی کریم ﷺ کو تمام انبیاء کے سردار، انسانیت کے محسن اور ہدایت کا سرچشمہ قرار دیتے ہیں۔ ان کی نعتیہ شاعری میں عقیدت، محبت، ادب اور روحانی وارفگی کا حسین امتزاج ملتا ہے۔

جامی نے اپنی مشہور کتاب **شواہد النبوة** میں رسول اللہ ﷺ کے معجزات، فضائل، اخلاقِ کریمانہ اور سیرتِ طیبہ کو نہایت مؤثر انداز میں بیان کیا ہے۔ یہ کتاب ان کی عشق رسول ﷺ کا روشن ثبوت ہے۔

نعتیہ اشعار:

جامی نے متعدد فارسی اشعار میں اپنی محبتِ رسول ﷺ کا اظہار کیا ہے، جن میں سب سے زیادہ مشہور شعر یہ ہے

اگر نام محمد را نیاوردے شفیع آدم نہ آدم یافتے توبہ، نہ نوح از غرق نجینا

یہ شعر مولانا عبد الرحمن جامی کی مشہور زمانہ فارسی نعت کا مطلع ہے، جس کا مفہوم یہ ہے کہ اگر

حضرت آدم علیہ السلام نے بارگاہِ الہی میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام کا واسطہ یا

شفاعت نہ دی ہوتی، تو نہ حضرت آدم علیہ السلام کی توبہ قبول ہوتی اور نہ حضرت نوح علیہ السلام طوفان

میں غرق ہونے سے نجات پاتے۔

اول و آخر پیغمبران، محمد

پیشوائے جملہ خوبان، محمد

ترجمہ

"حضرت محمد ﷺ تمام انبیاء کے آغاز و انجام اور تمام نیک و برگزیدہ ہستیوں کے پیشوا ہیں۔"

ایک اور مشہور شعر

سلام علیک یا رسول اللہ

سلام علیک یا حبیب اللہ

اگرچہ یہ عربی طرز کا سلام ہے، لیکن جامی کی نعتیہ شاعری میں حضور ﷺ کی بارگاہ میں اسی طرح کے والہانہ جذبات بار بار نمایاں ہوتے ہیں۔

عشق رسول ﷺ کی عملی تعبیر

جامی کے نزدیک عشق رسول ﷺ محض جذباتی وابستگی کا نام نہیں بلکہ اس کے تقاضے یہ ہیں

رسول اللہ ﷺ کی کامل اطاعت۔

سنت نبوی ﷺ کی پیروی۔

حسن اخلاق اختیار کرنا۔

اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے زندگی بسر کرنا۔

انسانیت سے محبت اور خدمت۔

ان کا عقیدہ تھا کہ جو شخص رسول اکرم ﷺ کی محبت اپنے دل میں پیدا کر لیتا ہے، وہ روحانی کمالات اور

قرب الہی کی منزلیں آسانی سے طے کر لیتا ہے۔

فارسی ادب پر اثرات

جامی کی نعتیہ شاعری نے فارسی ادب کے ساتھ ساتھ اردو نعت گوئی پر بھی گہرا اثر ڈالا۔ برصغیر کے متعدد

شعرا، خصوصاً صوفی شعرا، نے جامی کے عشق رسول ﷺ، سادگی بیان اور روحانی اسلوب سے استفادہ کیا۔

ان کی نعتیہ روایت نے بعد کے ادبی ادوار میں محبت رسول ﷺ کے اظہار کو مزید وسعت بخشی۔

نتیجہ:

نورالدین عبدالرحمن جامی فارسی ادب کے آخری عظیم کلاسیکی شاعر، بلند پایہ صوفی، مفسر، محقق اور نثر نگار تھے۔ انہوں نے اپنی شاعری اور نثر کے ذریعے فارسی زبان کو نئی رفعت عطا کی۔ ان کی تصانیف آج بھی دنیا بھر کی جامعات اور تحقیقی مراکز میں پڑھائی جاتی ہیں اور انہیں فارسی ادب اور اسلامی تصوف کی تاریخ میں ایک اعلیٰ مقام حاصل ہے۔ ان کی علمی، ادبی اور روحانی خدمات ہمیشہ یاد رکھی جائیں گی۔ ان کی شخصیت عشقِ رسول ﷺ کا ایک درخشاں نمونہ ہے۔ ان کی شاعری اور نثر دونوں میں رسول اللہ ﷺ سے بے پناہ محبت، تعظیم اور عقیدت نمایاں ہے۔ انہوں نے اپنی تصانیف کے ذریعے یہ پیغام دیا کہ حقیقی ایمان، روحانی ترقی اور معرفتِ الہی کا راستہ محبتِ رسول ﷺ سے ہو کر گزرتا ہے۔ اسی لیے جامی کا شمار فارسی ادب کے عظیم نعت گو شعراء اور ممتاز صوفی مفکرین میں کیا جاتا ہے۔

حوالہ جات:

- ۱۔ تاریخ ادبیات ایران پروفیسر ڈاکٹر براؤن
 - ۲۔ امیر دولت شاہ بن امیر علاؤدولہ شاہ شاہ سمرقندی
 - ۳۔ حیات حاتم الشعراء عبد الرحمن جامی تالیف راجہ طارق محمود نعمانی نظر ثانی پروفیسر سید میر کھوکھر
 - ۳۔ مولانا جامی حیات اور شاعری از ڈاکٹر پروفیسر شمس الدین احمد۔
 - ۵۔ سلطان ظہیرالدین محمد بابر
 - ۶۔ امیر نظام الدین علی شیر رح المتخلص بہ،، نوائی ”بحوالہ حیات حاتم الشعراء عبد الرحمن جامی“
- صفحہ ۳۳